بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ / ہفتہ ۷ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ / یکم فتح ۱۳۶۳ ہش / یکم دسمبر ۱۹۸۴ء / ۲۷۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے کمزوری بھی بہت ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ رحیم و کریم شافی مطلق خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کا بابرکت سایہ جماعت کے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

• خاکسار کی بھتیجی عزیزہ طیبہ بشریٰ بنت برادرم فیض محمد صاحب صادق ایڈووکیٹ لاہور کی صحت خراب رہتی ہے کچھ عرصہ سے یہ خرابی صحت تشویشناک ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(نسیم سیفی ربوہ)

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی سانس کی نالی میں رسولی نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں جسکی وجہ سے غذا بھی صحیح طریقہ سے کھائی نہیں جاتی آجکل لاہور بغرض علاج آئی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹروں نے علاج بذریعہ بجلی تجویز کیا ہے جو مورخہ ۲۹/۱۱/۸۴ سے شروع ہو رہا ہے خاندان حضرت مسیح موعود بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد مبشر ۱۰۸ سی ماڈل ٹاؤن لاہور)

• میرا بیٹا عزیزی چوہدری صفدر نذیر گولیکی مربی سلسلہ لیہ آجکل کان کے آپریشن کیلئے ملتان میں مقیم ہے۔ عنقریب آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے

(نذیر محمد نذیر گولیکی واقف زندگی۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۶۳ ہش (دسمبر ۱۹۸۴ء) بروز بدھ، جمعرات، جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام مقدم نہ ٹھہراوے

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سوؤں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔"

(شہادت القرآن ص ۷۱ اخری)

احباب جماعت قرآن مجید حفظ کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں

لڑکوں کی نسبت بچیاں قرآن کریم کو بہتر طور پر حفظ کر سکتی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد

لندن۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں ۱۱ نومبر ۱۹۸۴ء کی مجلس عرفان میں جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں جماعتیں قرآن مجید حفظ کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی بیرونی ممالک کے بچے حفظ قرآن مجید کی کلاس میں قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں اور کچھ حفظ کر کے واپس جا چکے ہیں۔ ان حفاظ اور دوسرے حفاظ کے ذریعہ جو پہلے سے موجود ہیں مختلف ممالک میں حفظ قرآن مجید کی کلاسوں کا انعقاد ہو سکتا ہے۔

اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی خواتین کو قرآن مجید حفظ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ لڑکوں کی نسبت بچیوں کی دلچسپیاں اس نوعیت کی ہوتی ہیں کہ ان کے لئے قرآن کریم کے حفظ کرنے کے زیادہ مواقع ہیں۔ ان کو ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

پبلشر: مسعود احمد، طابع: عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۰۔ ۷ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۰۔ یکم فتح ۱۳۶۳ ہش

اعتدا کی مختلف صورتیں اور ان کا علاج

ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ گناہ راہ اعتدال سے گزرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ راہِ اعتدال سے تجاوز کی ایک صورت تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو حدود مقرر کی ہیں انہیں توڑنے سے انسان راہ اعتدال سے ہٹ جاتا ہے۔ ان حدود کو توڑنے کا نام ہی معصیت ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ نے شراب کو نجس اور عمل شیطان قرار دے کر اس کا پینا حرام قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی ایمان لانے کے باوجود شراب پیتا ہے تو وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی طرح تمام وہ افعال جو منکر اور فحشاء کے ذیل میں آتے ہیں اور جن سے منع کیا گیا ہے ان کا ارتکاب انسان کو گناہ گار بنا دیتا ہے۔

اس کے علاوہ اعتداء یعنی راہِ اعتدال سے ہٹنے کی ایک اور صورت بھی ہے اور اس کا تعلق ان چیزوں اور باتوں سے ہے جنہیں شریعت نے حلال ٹھہرایا ہے۔ جن چیزوں کا کھانا یا جنہیں استعمال میں لانا حلال ہے انہیں کھانے یا استعمال میں لانے سے انسان گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ انہیں کھانے یا استعمال کرتے ہوئے اعتدال کو مدنظر نہیں رکھتا تو اس کا ایسا کرنا تعلیم کے خلاف ہونے کے باعث اسے گناہ کی طرف لے جانے کا باعث بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ نے مال اور اولاد کو انعام بھی قرار دیا ہے اور انہیں فتنہ بھی ٹھہرایا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جائز ذرائع سے مال حاصل کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور اسی طرح اولاد کو انسان کا بازو قرار دے کر اس کی اعلیٰ تربیت کرنے پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ جائز ذرائع سے مال کمانے سے جہاں محتاجی سے محفوظ ہو کر انسان خوشحالی سے ہمکنار ہوتا ہے وہاں قومی دولت میں بھی اضافے کا موجب بنتا ہے۔ اسی طرح انسان اولاد کی اعلیٰ تربیت کر کے اور اس کی خداداد صلاحیتوں کی صحیح خطوط پر نشوونما کا اہتمام کر کے اسے قوم و ملک کے لئے مفید وجود بنا سکتا ہے۔ اور ایسی باصلاحیت اولاد والدین خاندان اور ملک و قوم کا نام روشن کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ اس لحاظ سے مال اور اولاد کے انعام ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر انسان مال کی محبت میں گرفتار ہو کر ناجائز مال حاصل کرنے لگے اور حاصل کردہ مال کو اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے میں بے دریغ اڑانا شروع کر دے تو ایسا مال انسان کو انسانیت کے مقام سے گرا کر جانور بنا چھوڑتا ہے۔ اسی طرح اگر اولاد کی حد سے زیادہ محبت انسان کو اس کی خاطر خواہ تربیت سے غافل کر دے اور وہ اسے فیض رساں وجود بنانے کی بجائے سست کاہل اور آوارہ مزاج بنا چھوڑے تو پھر ایسی اولاد بدنامی کا موجب ہو کر انسان کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔ نتیجہ ہوتا ہے مال اور اولاد کی محبت میں راہ اعتدال ترک کرنے کا۔ اسی لئے جب انسان جائز چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں اعتدال کی حد سے آگے نکل جاتا ہے تو وہ خود اپنے ہاتھ سے گناہوں کے ارتکاب کا دروازہ کھولنے والا بن جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ راہ اعتدال کو ترک کرنے کے نتیجہ میں ہی گناہ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان اعتداء یعنی راہ اعتدال سے کس طرح بچے تاکہ وہ گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ ہو سکے۔ اس کا علاج سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ بتایا ہے کہ انسان اپنے فطری ضعف بیچارگی اور بے بضاعتی پر غور کرے۔ اسے جس قدر یہ احساس ہوگا کہ وہ سراسر بے حیثیت ہے اسی قدر اس کے اندر یہ احساس اجاگر ہوگا کہ وہ ہر دم اور ہر لحظہ خدا تعالےٰ کی مدد اور تائید و نصرت کا محتاج ہے۔ یہ احساس اسے اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات سے بہرہ ور کرنے اور بذریعہ دعا اس کی مدد اور تائید و نصرت حاصل کرنے پر ابھارے گا اور اگر وہ سچی تڑپ کے ساتھ خدا تعالےٰ کی جناب میں جھکے گا اور اس سے اس کی مدد کا طالب بنے گا تو وہ رجوع برحمت ہو کر اسے راہ اعتدال سے بھٹکنے سے محفوظ کر دے گا۔ اور اس طرح اسے گناہوں کے ارتکاب سے بچنے کی توفیق مل جائے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

انسان کو چاہیئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیا ہیچ ہوں، میری کیا ہستی ہے ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں (بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو) تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب اور بے کس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب، عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کی غرور اور رعونت اور کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دُعا۔ جب کوئی شخص بُکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔

کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالےٰ پر نہیں ہوتا ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ صاحب ایمان ہے اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ صاحب ایمان ہے۔ بدکرداریوں سے نجات اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ یہ بصیرت اور معرفت پیدا ہو کہ خدا تعالےٰ کا غضب ایک ہلاک کرنے والی بجلی کی طرح گرتا اور بھسم کرنے والی آگ کی طرح تباہ کر دیتا ہے۔ تب عظمت الٰہی دل پر ایسی مستولی ہو جاتی ہے کہ سب افعال بد اندر ہی اندر گداز ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۳ مئی ۱۹۰۳ء)

الغرض انسان اعتداء کا مرتکب خواہ حدود اللہ کو توڑنے کی وجہ سے ہو یا جائز اور حلال چیزوں سے استفادہ کرتے وقت اعتدال کی راہ سے تجاوز کرنے کی وجہ سے ہر دو صورتوں میں گناہوں کے ارتکاب سے وہ اسی صورت میں بچ سکتا ہے کہ وہ اپنی بیچارگی اور بے بضاعتی و بے حیثیتی کا احساس کر کے خدا تعالےٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرے جس کے نتیجہ میں عظمت الٰہی اس کے دل پر مستولی ہو جائے اور وہ ہر حال میں آستانۂ الٰہی پر جھکا رہے۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت بنا لے۔ یہی وہ راہ ہے جس پر گامزن ہو کر وہ خدا تعالےٰ کے دارالامان میں داخل ہو کر گناہوں کے ارتکاب سے بکلی محفوظ ہو سکتا ہے۔ بجز اس کے گناہوں سے محفوظ ہونے کی اور کوئی راہ نہیں۔

انصار بھائیوں سے تین سوال

(۱) کیا آپ سال گزشتہ کا وعدہ تحریک جدید پورا ادا کر چکے ہیں؟
(۲) کیا آپ سالِ نو کا معیاری وعدہ اضافہ کے ساتھ پیش کر چکے ہیں؟
(۳) کیا آپ کے تمام عزیز و اقارب اس مبارک تحریک میں شامل ہو چکے ہیں؟

یاد رکھیئے

تحریک جدید ایک مضبوط بابرکت آسمانی حصار ہے۔ تیز قدمی سے خود بھی شامل ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی شامل کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانی رشتوں کی فتح

(قسط اوّل)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے دلنشیں انداز

(مکرم عبدالسمیع خان۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

جوانانِ جنت کے سردار حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے مقدس والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا "ابا جان کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے؟" فرمایا "ہاں بیٹا، میں تم سے محبت کرتا ہوں" حضرت حسنؓ نے پھر پوچھا "کیا آپ کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے؟" جواب دیا "یقیناً میں اللہ سے محبت رکھتا ہوں" اس پر حضرت حسنؓ نے کہا ابا! ایک دل میں دو محبوب کس طرح رہ سکتے ہیں؟"

حضرت علیؓ کا جواب یقیناً آب زر سے لکھنے کے قابل ہے انہوں نے فرمایا۔

"بیٹا! اصل محبت تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جب تمہاری محبت اللہ کی محبت کے مقابل پر آتی ہے تو میں تمہاری محبت کو پرے پھینک دیتا ہوں اور خدا کی رضا اور محبت کو اختیار کرتا ہوں"۔

حضرت علیؓ کا یہ ارشاد ساری قرآنی تعلیم کا خلاصہ اور جان ہے اسی کا دوسرا نام دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ قرآن کریم انسان کو دنیا کی لذتوں اور دلفریبیوں سے شادکام ہونے سے نہیں روکتا مگر یہ اجازت ایک خاص دائرے اور مخصوص حدود کے اندر ہے۔ اس دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر خدا اور اس کے رسولؐ اور دین کے تقاضوں کو فراموش کر دینا خود اپنے ایمان کی عملی نفی کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ بیعت بک جانے کا نام ہے اور غلام کا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس کی ہر حرکت اور سکون ہر خواہش اور ہر تمنا اپنے مالک کی رضا کے تابع ہوتی ہے۔ پس وہ جو طاغوتی طاقتوں سے اپنا ناطہ توڑ کر دین حق کا جوا اپنی گردن پر رکھتا ہے اس کے تمام پرانے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں تمام تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں تمام جاہلانہ آرزوئیں موت کا شکار ہو جاتی ہیں گویا ایک کلی فنا کے بعد وہ ایک نئی برادری اور جماعت میں شامل ہو کر نئے رشتے اور نئے ناطے استوار کرتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر دھارا دین کی طرف مڑ جاتا ہے۔ اور اب شکل یوں بنتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کے والد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ ان کی مائیں ہیں اور سلسلہ ایمان میں منسلک دوسرے افراد ان کے بہن بھائی ہیں۔

پس طبعی جذبات اور دنیاوی معاملات میں حسن سلوک ایک طرف مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو ہر جگہ فوقیت دی جائے گی اور ان کی محبت تمام تعلقات پر حاوی ہو گی۔ اور جہاں بھی کوئی چیز دین سے ٹکرائے گی تو وہ مردود اور مخذول ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب حب الرسول)

کہ تم میں سے کوئی بھی کامل ایمان والا کہلانے کا مستحق نہیں ہے جب تک کہ میں اس کی نظر میں اس کے والد اور بیٹے اور تمام دوسرے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

یہ حدیث خود اس طرف صریح اشارہ کرتی ہے کہ جسمانی اور خونی رشتوں سے محبت منع نہیں مگر وہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے لفظوں میں غیرت دینی کے تابع ہو گی۔ اور اگر نسبی اور صہری رشتے روحانی رشتوں میں تبدیل ہو جائیں تو یہ سونے پر سہاگہ ہے مگر وہاں بھی تفصیلات اور جزئیات تک میں اطاعتِ رسول مقدم ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر مخالف محبت کو کاٹ دینے والی اور ہر روحانی محبت کو اپنے زیر اقدام رکھنے والی ہو گی۔

مگر وہ لوگ جن کے جذبات پر قرآن کا پہرہ نہیں اور وہ اعمال میں دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتے قرآن کریم انہیں سخت انذار فرماتا ہے سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (توبہ-۲۳)

کہ اے ایمان والو! اپنے باپ دادوں اور بھائیوں کو اپنا (حقیقی) دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر سے زیادہ محبت رکھتے ہوں۔ اور تم میں سے جو لوگ ان سے ایسی دوستی کریں گے وہ یقیناً ظالم ہوں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔

(توبہ-۲۴)

یعنی اے محمد رسول اللہ! تو ایمان والوں سے کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہانتک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

الآیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا کی رضا کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور مالوں سے پیار کرتے ہیں وہ خدا کی نظر میں بدکار ہیں۔ وہ ضرور ہلاک ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے غیر کو خدا پر مقدم رکھا۔ یہی وہ ..... مرتبہ ہے جس میں وہ شخص باخدا بنتا ہے جو اس کے لیے ہزاروں بلائیں خریدتا ہے۔ اور خدا کی طرف ایسے صدق اور اخلاص سے جھک جاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی اس کا نہ رہے گویا سب مر گئے۔ اور بان حال سے کہے ؎

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

قرآن کریم کے اس بیان کی سب سے سچی تصویر خود آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مقدس صحابہؓ نے پیش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میدان کے شہسوار تھے آپؐ نے ان گمبھیر راہوں میں اپنے قدم بڑھائے اور تمام دنیوی رشتوں سے منقطع ہو کر خدائے واحد کی توحید کے قیام کے لیے سرگرم عمل ہو گئے۔ اور پھر آپؐ کے نقوشِ پا کو چومتے ہوئے آپؐ کے متبعین آگے بڑھے اور ایسی ایسی مثالیں قائم کیں کہ اس دنیا میں کوئی بھی دوسری قوم ان کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ انہوں نے اپنے جذبات کے گلے پر چھری چلا کر اپنے خون دل سے یہ تحریر کیا کہ ہمارا سچا رشتہ صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ہے اور پھر وہ رشتے سچے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے نتیجے میں اور ان کی اتباع کے زیر سایہ قائم ہوتے ہیں ان کے علاوہ ہر رشتہ جھوٹا اور باطل ہے اس حقیقت کا ثبوت دینے کے لیے تمام بڑے بڑے رشتوں کا ذکر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فدائیوں کا طرزِ عمل بیان کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کس طرح دین کو مقدم رکھا، یہ ایک حیرت انگیز داستان ہے الحبّ فی اللہ والبغض للہ (یعنی اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر نفرت) کا یہ مضمون تمام دنیا سے انوکھے رنگ میں غلامانِ مصطفےٰؐ نے اپنے خونِ دل سے تحریر کیا۔

ماں

گلدستہ حیات کا حسین ترین پھول ماں ہے وہ جنت کا تحفہ ہے۔ بلکہ اس کے قدموں میں جنت ہے پس اس دنیا میں یقیناً ماں سے بڑھ کر کوئی رشتہ نہیں۔ یہ وہ تعلق ہے جس کے ذکر کے ساتھ آنکھیں مسکراتی ہیں اور چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ اور روح پر ایک سکون اور نشہ چھا جاتا ہے۔ یہ وہ رشتہ ہے جو انسان کی پہچان ہے۔ اس کی عظمت کے متعلق خود خدائے رحمان کے ارشادات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات خوب واضح اور روشن ہیں۔

لکھا ہے کہ ایک صحابیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا حضور! دوسرے نمبر پر کون ہے؟

حضورؐ نے فرمایا تیری ماں۔ تیسری دفعہ پوچھنے پر بھی یہی جواب دیا۔ اور چوتھی بار پوچھنے پر فرمایا۔ تیرا باپ۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

پس دنیاوی معاملات میں ماں اور باپ کی معروف اطاعت فرض کا درجہ رکھتی ہے۔ مگر جب دین کا معاملہ آئے تو خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد سامنے آتا ہے

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۔

(لقمان - ۱۶)

کہ اگر تیرے ماں اور باپ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی بات مت مانیو۔ ہاں دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھیو اور اس شخص کے پیچھے چلیو جو میری طرف جھکتا ہے۔

حضرت سعدؓ نے ایمان کو ماں کی جان سے زیادہ قیمتی سمجھا

حضرت سعدؓ نے اس ارشاد کی عملی تفسیر دنیا کے سامنے پیش کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اپنی والدہ کے بیحد فرمانبردار اور خدمت گزار تھے۔ انیس ۱۹ سال کا سن تھا کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ماں کو علم ہوا تو اسے سخت رنج ہوا اور اس نے قسم کھائی کہ جب تک سعد نئے دین کو نہ چھوڑیں گے میں نہ کھانا کھاؤنگی نہ پانی پیوں گی اور نہ ان سے بات چیت کروں گی چنانچہ اس قسم کو پورا کیا حتیٰ کہ تیسرے دن بے ہوش ہو گئی اور نقاہت کی وجہ سے اسے غش پر غش آنے لگے۔ اسے اپنے سعادت مند فرزند سے یہ امید تھی کہ اسے مسلسل فاقہ اور تکلیف کی حالت میں دیکھ کر اس کا کہا ضرور مان لے گا اور دین حق سے برگشتہ ہو جائے گا اور ایمان کو اس کی خوشنودی پر قربان کر دے گا لیکن ایمان کا نشہ وہ نہ تھا جو ایسی ترشیوں سے اتر جاتا ان پر سخت ابتلاء تھا۔ ایک طرف ماں کی جان کا خیال تھا اور دوسری طرف ایمان کے ضائع ہونے کا۔ ان حالات میں دنیا دار لوگ اپنی ماں کو کسی عقیدہ پر قربان کرنے کے لیے بہت کم تیار ہو سکتے ہیں۔ لیکن حضرت سعد ایمان کو ماں کی جان سے بہت زیادہ قیمتی سمجھتے تھے چنانچہ ماں کی اس ستیہ آگرہ کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور اسے صاف کہہ دیا کہ اگر تمہارے قالب میں سو جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے ہر ایک جان نکل جائے تو بھی میں اپنے دین کو نہ چھوڑوں گا۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۲)

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

حضرت مصعبؓ نے حبِ رسولؐ میں ساری نعمتوں کو ٹھکرا دیا

حضرت مصعب بن عمیرؓ مکہ کے ایک نہایت حسین و خوشرو نوجوان تھے ان کی والدہ خناس بنت مالک نے مالدار ہونے کی وجہ سے اپنے لختِ جگر کو نہایت ناز و نعم سے پالا تھا۔ چنانچہ وہ عمدہ عمدہ پوشاک اور لطیف سے لطیف خوشبو استعمال فرماتے تھے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کا تذکرہ کرتے تو فرماتے "مکہ میں مصعبؓ سے زیادہ کوئی حسین خوش پوش اور پروردۂ نعمت نہیں ہے"۔

مگر جب وہ حلقۂ توحید میں داخل ہوئے تو یہ ساری نعمتیں ان سے چھن گئیں۔ جب ان کی والدہ اور اہلِ خاندان کو اپنے بیٹے کے اس فعل کا پتہ لگا تو ان کی ساری محبت اور وارفتگی شعلے اگلتی ہوئی نفرت میں بدل گئی اور مجرمِ توحید کے لیے شرک کی عدالت نے قید تنہائی کا فیصلہ سنایا۔ اور وہ عرصہ تک قید و بند کے مصائب برداشت کرتے رہے تا آنکہ خدا نے رہائی کے سامان پیدا فرمائے مگر اس دوران ان کا تمام رنگ و روپ زائل ہو گیا اور تمام عیش و تنعم نے منہ پھیر لیا مگر توحید کے اس فرزند نے ماں کی محبت اور اس کے ہر مطالبہ کو رد کر کے خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کو ترجیح دی۔

ایک نوعمر صحابیؓ رسولؐ کا واقعہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک اور صحابیؓ کا ذکر ملتا ہے جس کی بارہ تیرہ سال کی عمر تھی کہ وہ ایمان لے آئے وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بچہ تھے ان کے ماں باپ سخت متعصب تھے اس لیے جب کھانا کھانے کا وقت آتا تو انکی ماں ان کے آگے اس طرح روٹی پھینک دیتی جس طرح کسی جانور کے آگے روٹی پھینکی جاتی ہے برتن میں وہ اس لیے رکھ کر نہ دیتی کہ اس طرح برتن پلید ہو جاتا ہے آخر جب دین پر مضبوطی سے وہ قائم رہے تو انہیں ماں باپ نے گھر سے نکال دیا اور کہا کہ یا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چھوڑ دے یا گھر سے چلا جا انہوں نے گھر چھوڑ دیا اور غالباً حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے سالہا سال کے بعد وہ واپس آئے ان کی ماں کو پتہ چلا تو اس نے کہلا بھیجا کہ میں تجھ سے ملنا چاہتی ہوں مجھے آ کر مل جاؤ جب آپ والدین سے جدا ہوئے اس وقت بچہ تھے اور سالہا سال اپنے گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے خیال کرتے تھے کہ شاید ان کی ماں کے دل میں نرمی پیدا ہو گئی ہو گی مگر جب وہ اپنی ماں سے ملنے کے لیے گئے تو اس نے بڑے پیار سے اپنے بیٹے کو گلے لگاتے ہوئے کہا کہ بیٹا اب تو امید ہے کہ تم اس صابی کے پاس نہیں جاؤ گے۔ وہ صحابیؓ فوراً ماں سے علیحدہ ہو گئے اور کہا۔ اماں میں نے تو سمجھا تھا کہ میرے دور جانے کی وجہ سے تمہارا بغض دور ہو گیا ہو گا۔ مگر تمہاری کیفیت تو اب تک وہی ہے میں تمہاری وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ کہہ کر وہ نوجوان اسی وقت گھر سے نکل گئے اور پھر کبھی اپنی ماں کا منہ نہیں دیکھا۔

اطاعتِ رسولؐ کی عظیم مثال

ماں باپ کے مقابلے میں رسول اللہ کی اطاعت اور اعتماد کی یہ مثال بھی آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

حضرت جلیبیبؓ اچھی شکل و صورت کے مالک نہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک معزز گھرانے کی لڑکی کے ساتھ ان کا رشتہ تجویز کیا۔ مگر لڑکی کے ماں باپ کو اس پر اعتراض تھا۔ لڑکی کو اس کا علم ہوا تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۔

(احزاب - ۳۷)

ترجمہ:۔ کسی ایمان والے مرد یا عورت کے لیے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں تو پھر بھی اپنے معاملہ کا اپنی مرضی سے فیصلہ کریں۔

یعنی جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی ایمان والے کو اس میں چون و چرا کی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے پھر کہا اس صریح حکمِ خداوندی کے ہوتے ہوئے میں حیران ہوں۔ کہ آپ اس تجویز کے کیوں مخالف ہیں۔ میں اس رشتہ پر رضامند ہوں۔ جو مرضی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ وہ ہی میری ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپؐ بہت مسرور ہوئے۔ اور اس لڑکی کی دینی و دنیاوی فلاح کے لیے دعا کی۔

یہ بے غرض اور سچی اطاعت بے ثمر نہیں رہتی۔ آخرت کا اجر تو ان دیکھا ہے یہ محبت تو اسی دنیا میں رنگ لاتی ہے ایسی عظمتیں عطا کرتی ہے کہ نسلیں فخر کرتی ہیں۔

اطاعتِ رسولؐ کا ثمرہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی والدہ ام عاصم حضرت عاصم بن عمر بن الخطابؓ کی صاحبزادی تھیں، علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ایک روز رات کو حضرت عمرؓ مدینہ کا گشت لگا رہے تھے کہ ایک دیوار کے نیچے تھک کر بیٹھ گئے۔ گھر کے اندر ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی کہ اٹھ کر دودھ میں پانی ملا دے۔ لیکن لڑکی نے کہا کہ "امیر المومنین نے منادی کرا دی ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے" ماں نے کہا کہ "اس وقت عمرؓ اور عمرؓ کے منادی دیکھ نہیں سکتے تم دودھ میں پانی ملا دو"۔ اس نے جواب دیا کہ "خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں مجمع میں امیر المومنین کی اطاعت کروں اور خلوت میں ان کی نافرمانی کا داغ اپنے دامن پر لگا دوں"۔ حضرت عمرؓ نے یہ تمام گفتگو سن لی اور اپنے ساتھی سے کہا کہ اس دروازے اور اس جگہ کو یاد رکھو۔ صبح ہوئی تو ان کو بھیجا کہ پتہ لگائیں کہ یہ کون عورتیں تھیں، اور وہ صاحب شوہر ہیں یا نہیں؟ وہ آئے تو معلوم ہوا کہ لڑکی کنواری اور ماں بیوہ ہے۔ اب حضرت عمرؓ نے اپنے تمام لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ "اگر مجھے نکاح کی ضرورت ہوتی تو میں خود اس لڑکی سے نکاح کر لیتا۔ لیکن تم میں جو پسند کرے میں اس سے اس کا نکاح کر سکتا ہوں" عبداللہ اور عبدالرحمان کی بیویاں موجود تھیں۔ البتہ عاصم کو نکاح کی ضرورت تھی اس لیے انہوں نے اس سے عقد کر لیا اسی لڑکی سے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی ماں ام عاصم پیدا ہوئیں۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز صفحہ ۱۱)

(جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور لجنات

- تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ لجنات اس طرف فوری اور بھرپور توجہ دیں۔
- وعدہ جات کی فہرست جلد مکمل کر کے محترم وکیل المال صاحب اول کی خدمت میں پیش کریں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی رپورٹ دیں۔
- معاونین خصوصی کی طرف بھی توجہ دیں۔ خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مساعی کو بابرکت کرے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزلہ و زکام

موسم سرما کی عام بیماری

مکرم نصیر احمد تنویر، ربوہ

نزلہ و زکام موسم سرما کی ایک ایسی بیماری ہے جس سے تقریباً ہر ایک کو واسطہ پڑتا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض کا نام ہے جس کی عام علامات ناک سے شروع ہوا کرتی ہیں۔ ناک سے رطوبت آبی کا جاری ہونا۔ چھینکوں کا آنا، بدن کا ٹوٹنا۔ سر کا بھاری معلوم ہونا۔ آنکھوں میں درد کا احساس اور آنکھوں سے رطوبت کا جاری ہونا وغیرہ۔ مگر علاج میں بے احتیاطی کی جائے تو ورم ناک کی جھلی سے آگے کی طرف بڑھ کر گلے پھیپھڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔ جس سے بعض اوقات نمونیا تک نوبت آجاتی ہے۔ خصوصاً بچے جلد اس مرض میں زکام سے نمونیا میں مبتلا ہوتے ہیں۔

یہ مرض بہت سی اقسام کے جراثیم کے اثر سے ہوتا ہے۔ بعض جراثیم تو ایسے ہیں جو عموماً تندرستی کی حالت میں انسان کے گلے اور ناک کے پچھلے حصہ میں کثرت سے موجود ہوتے ہیں۔ مگر جب کسی خاص تبدیلی کی وجہ سے کثرت سے ان میں زہریلا اثر پیدا ہو جاتا ہے تو وہ مرض پیدا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اس مرض کا خاص سبب مندرجہ ذیل جراثیم میں سے کسی ایک کا مگر عموماً ان میں سے چند ایک کا مشترکہ زہریلا اثر ہے۔ جو خاص وقت میں ان کی حالت کے تبدیل ہونے سے ہوتا ہے۔

جراثیم جن سے نزلہ زکام ہو سکتا ہے۔

۱۔ فریڈ لینڈرز بے سی لس۔
۲۔ مائیکرو کاکس کٹاریلس
۳۔ بے سی لس سپٹس۔
۴۔ بے سی لس انفلوائنزا۔
۵۔ نیو مو کاکس۔
۶۔ سپٹرپٹو کاکس پالوجی نس

چونکہ یہ ایک متعدی مرض ہے اس لئے ایک شخص سے تمام گھر میں زکام پھیل جاتا ہے۔ بعض لوگ قوت مدافعت زیادہ ہونے کے باعث اس سے محفوظ رہتے ہیں یا ان میں علامات شدید نہیں ہوتیں مگر ان کے ساتھ بود و باش رکھنے والے بعض کمزور اشخاص جن میں قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جب قوت مدافعت سردی لگنے سے کمزور ہو جاتی ہے تو یہ مرض فوراً حملہ کرتا ہے۔ لوگ اس مرض میں اس لئے بھی زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں کہ نہایت کم ہوادار کمروں سے فوراً سرد ہوا میں باہر نکل آتے ہیں۔ کیونکہ گرم سرد ہونا اس مرض کا خاص باعث ہے۔ زیادہ وقت کھلی ہوا میں گذارنا زکام سے بچاتا ہے۔ حرارت سے برودت میں ہوا کا دفعتاً تبدیل ہو جانا بھی زکام کا خاص سبب ہے۔ جیسے گرم کمرے سے باہر نکلنے والا شخص۔ کیونکہ اس کی تمام جسمانی جلد یکدم سرد ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث اس کی اندرونی جسمانی حرارت جو بذریعہ جلد اخراج پا رہی تھی سردی لگ کر مسامات کے تنگ ہونے سے اس کی اندرونی حرارت کا اخراج فوراً بند ہو جاتا ہے اور بجائے جلد کے وہ حرارت ناک سے خارج ہوتی ہے۔ کیونکہ قدرت اندرونی حرارت کو ایک میزان پر رکھتی ہے اور ناک کو اس کثرت سے حرارت خارج کرنے کا کام اپنے ذمہ لینا پڑتا ہے کہ فوراً اجتماع خون ہو کر اندرونی میوکس ممبرین یعنی بلغمی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ اگر پیشتر ہی جراثیم ناک کی طرف موجود ہوں تو زکام یقینی ہے۔

جسم انسان کی حرارت عزیزی کا ۲۰ فیصدی حصہ بذریعہ تنفس جسم سے نکلتا رہتا ہے اور خصوصیت سے یہ فعل ناک کی ساخت کے ایک خاص قسم کے لحمی ریشوں سے تکمیل کو پہنچتا ہے جن کو ایرکٹائل ٹشو (نسیج انتصابی) کہتے ہیں۔ یہ ساخت سکڑنے اور پھیلنے کی کافی طاقت رکھتی ہے۔ پس اس ضروری فعل کے باعث ناک کو حرارت کے میزان کا خاص آلہ سمجھنا چاہیئے، ٹھنڈی ہوا لگنے سے عروق جلدیہ دفعتاً سکڑ جاتے ہیں۔ اور غدود عرقیہ (پسینہ لانے والے غدود) جو جلد میں ہوتے ہیں۔ ان کا فعل ساکت ہو جاتا ہے۔ جلد بھی میزان حرارت کا خاص فعل انجام دیتی ہے۔ سرد ہوا لگنے سے عروق دفعتاً سکڑ جاتے ہیں اور اس راستہ سے حرارت کا اخراج بہت کم رہ جاتا ہے اور جلد کے اس ضروری کام کا بوجھ بھی ناک پر آپڑتا ہے۔ جلد کے فعل کا ضعیف ہونا ناک کے کام کے بڑھ جانے کی دلیل ہے جب جلد کے نازک عروق دموی سکڑ جائیں گے تو خون کی زیادہ مقدار اعضائے اندرونی خصوصاً پھیپھڑوں میں پہنچتی رہے گی اور دیگر اعضائے تنفس میں بھی یہی کیفیت ہوگی اور خون کی زیادہ مقدار کا عارضی طور پر بھی کسی عضو میں پہنچتے رہنا اس عضو میں اورام پیدا کرنے کی کافی دلیل ہے۔ اس طرح سمجھ آسکتا ہے کہ سردی کے باعث نزلہ زکام کیسے پیدا ہوتا ہے۔

عام علامات:۔

۱۔ نزلہ زکام کی میعاد عموماً پانچ دن سے ۱۰ دن تک ہوتی ہے۔ اس میعاد کے بعد عموماً خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔

۲۔ ابتداء کے تین یوم اس کی شدت کے ہوتے ہیں اور چوتھے روز شدت کم ہونے لگتی ہے۔

۳۔ ابتداء میں ناک خشک و گرم اور ناک کی پچھلی جانب خراش اور ورم سا محسوس ہوتا ہے

۴۔ ناک کی میوکس ممبرین (بلغمی جھلی) خشک اور سرخ معلوم ہوتی ہے

۵۔ اکثر اوقات خفیف سا بخار اور اعضاء میں درد ہوتا ہے۔ مگر زکام خفیف ہو تو تب نہیں ہوتا۔

۶۔ جب ناک بند ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بعد خراش دار پتلی رطوبت ناک سے جاری ہوتی ہے جس سے نتھنے سرخ ہو جاتے ہیں

۷۔ آنکھوں سے بھی پانی بہنے لگتا ہے اور چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ ایک دو روز کے بعد ریزش مکدر اور گاڑھی ہو جاتی ہے عموماً زردی مائل رنگ کی ہوتی ہے۔

۸۔ یہ حالت تقریباً دو ہفتہ تک طوالت اختیار کرتی ہے۔ اور اسی کا نام زکام ہے

دوسری حالت وہ ہے جس کو نزلہ کہتے ہیں۔ اس میں رطوبت آبی یا رطوبت غلیظ (گاڑھی) ناک کی پچھلی طرف سے حلق کی جانب گرتی ہے۔ بعض مریض بیان کرتے ہیں کہ نزلہ حلق میں متواتر گرتا رہتا ہے۔ عوام زکام تو اس حالت کو کہتے ہیں جب ناک کے سامنے حصہ میں ورم ہو اور نتھنوں سے رطوبت نکلے مگر جب ناک کے پچھلی جانب میں سوزش اور ورم ہو اور رطوبت بھی حلق کی طرف سے اخراج پاوے تو وہ نزلہ ہے۔ جب رطوبت بہت گاڑھی ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی ناک کا پردہ بلغمی سخت متورم ہوتا ہے تو ناک بند ہو جاتی ہے۔ مریض ناک سے مطلق سانس نہیں لے سکتا۔ بلکہ منہ سے سانس لیتا ہے طبیعت سخت گھبراتی ہے۔ رات کو بستر پر لیٹنے سے ناک بہت خشک ہو کر بالکل بند ہو جاتی ہے سانس گھٹتا ہے طبیعت سخت پریشان ہو کر ضعف دل کی حالت معلوم ہوتی ہے یہ علامات انتہائی تکلیف دہ اور سخت پریشان کن ہیں۔

تجربات سے پتہ لگتا ہے کہ اس طرح ناک بند ہونے سے یا تو اعضائے رئیسہ میں شدید اختلال ہو جاتا ہے یا اس کا انجام موت ہوتی ہے۔

جب یہ مرض مزمن صورت (بہت پرانا پیچیدہ مرض ہو جائے) اختیار کر جائے تو اس وقت۔

۱۔ قوت مدافعت اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ مریض متعدی امراض کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۲۔ آلات تنفس و قلب کے امراض میں مبتلا ہونا ممکن ہے۔

۳۔ قلب (دل) کمزور ہو کر پھیل جاتا ہے۔

۴۔ جلد اور خون میں تبدیلیاں واقعہ ہو سکتی ہیں۔

۵۔ ضیق النفس (دمہ) کی طرح کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

۶۔ جب ناک کے نتھنے صاف ہو جائیں اور کسی علاج سے مریض ناک کے ذریعہ باقاعدہ سانس لینے کے قابل ہو جائے تو تمام بد علامات کا دفعیہ ہو سکتا ہے۔

مقامی علاج:۔

چونکہ ناک کی میوکس ممبرین یعنی پردہ بلغمی متورم ہوتا ہے اور اس میں سوزش ہوتی ہے اور رطوبت بکثرت اخراج پاتی ہے۔ اس لئے بعض ادویہ سے بھپارہ یا ادویہ کا سونگھانا اور بعض کو ناک کے اندر لگانا مفید ہے۔ عام طور پر روغن سفید کو رومال پر ڈال کر سونگھتے رہنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ بشرطیکہ آغاز میں سونگھا جائے سنے من آئل اور یوکلپٹس آئل ہموزن ملا کر سونگھنا بھی مفید ہے۔ جب ناک اور گلے میں زیادہ خراش ہو رطوبت زیادہ بہتی ہو تو ٹنکچر بن زوائن کمپاؤنڈ اور یوکلپٹس آئل ہموزن ابلتے ہوئے پانی میں ڈال کر کمرے میں رکھیں تاکہ اس کی بھاپ ناک کے ذریعے مریض کے تنفس میں پہنچتی رہے۔

طبی علاج:۔

۱۔ اسطوخودوس ایک تولہ کوٹ چھان کر گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

۲۔ گل مہندی خشک کوٹ چھان کر ہر روز ۱۲ ماشہ ۱/۲ پاؤ ماء العسل کے ساتھ کھانا نافع ہے (ماء العسل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ شہد ایک حصہ کو چار حصہ پانی میں ملا کر جوش دیں

کہ تہائی پانی جل جائے یہی ماء العسل ہے)

زکام و نزلہ کے لئے مفید نسخہ

ھوالشافی:۔ عناب، سپستان، بادیان، ۵ دانے، ۵ عدد، ۶ ماشہ گل گاؤزبان، خبازی، گل نیلوفر، اسطخودوس ۳ ماشہ، ۳ ماشہ، ۳ ماشہ ۶ ماشہ بادرنجبویہ ۶ ماشہ رات کے وقت سب کو پانی میں تر رکھیں صبح کو جوش دے کر چھان لیں۔ پھر مغز کدو شیریں، مغز خیارین، تخم خشخاش سفید، مغز پستہ ہر ایک چھ چھ ماشہ ان سب کا شیرہ نکال لیں اور پوست ہلیلہ زرد پوست، بلیلہ کابلی آملہ ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر قوام میں ملا لیں۔ خوراک ایک تولہ صبح ایک تولہ رات۔ جب کبھی کسی وجہ سے مرض کی صحیح تشخیص کا موقع نہ ملے تو حسب ذیل نسخہ فائدہ دیتا ہے۔

نسخہ:۔ گاؤزبان ۳ ماشہ، گل بنفشہ ۷ ماشہ عناب ۵ دانے مغز کدو ایک تولہ سب کو جوش دیکر صاف کر کے مصری ملا کر دونوں وقت پلائیں۔

۴۔ لعوق سپستان (SPISTAN)

چوبیس گھنٹہ میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا چٹانا چاہیئے یا نیم گرم پانی میں ایک چائے والے چمچہ کے برابر ملا کر گھول کر پی لیں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا نسخہ جات کی خوراک کم از کم پندرہ سال کی عمر سے اوپر کے لئے ہیں۔ بچوں میں مقدار کم کریں۔

خصوصی ہدایات:۔

نزلہ خواہ سرد ہو یا گرم ابتداء میں ہرگز بند نہ کریں اگر کسی سبب سے بند ہو جائے تو اس کے جاری کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے چنانچہ اس کیلئے بابونہ، اکلیل الملک، تخم خطمی، تخم خبازی، ہر ایک ایک تولہ لے کر جوش دے کر بھپارہ دیتے رہیں ۲۔ سرد ہوا، سرد پانی اور سرد اشیاء کے استعمال سے پرہیز کریں۔

۳۔ نزلہ کی صورت میں دن کے وقت سونا خصوصاً کھانے کے بعد اطبائے یونانی کے نزدیک قطعاً درست نہیں۔ ترش چیزوں دودھ دہی، غلیظ اور ثقیل اغذیہ اروی، بھنڈی توری، دال ماش سے پرہیز کریں۔

حفظ ماتقدم

جن لوگوں کو زکام سردیوں میں ہمیشہ ستاتا ہے اگر استعداد رکھتے ہوں تو کسی معتدل آب و ہوا میں چلے جانا فائدہ سے خالی نہیں۔ زکام سے بچنے کے لئے سرد پانی سے ہمیشہ ہر موسم میں غسل کرنا مفید ہے۔ اوّل موسم بہار سے صبح کے وقت غسل کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور ہر روز متواتر سرد غسل کرتے رہنا چاہیئے پھر سرد موسم میں بھی جاری رکھنا چاہیئے۔ اس طریقہ سے خوب عادت ہو جاتی ہے۔ جلد میں اور اعصاب میں طاقت برداشت پیدا ہو جاتی ہے۔ زیادہ سردی لگنے سے بھی جلد کو تکلیف نہیں پہنچتی۔ بلکہ جلد کے راستے حرارت سرد موسم میں بھی خارج ہوتی ہے۔ ناک کو جلد کے ضروری کام کا متحمل نہیں ہونا پڑتا۔ اور انسان زکام سے بچا رہتا ہے۔ تازہ اور کھلی ہوا میں روزانہ ورزش صحت کے لئے ضروری ہے۔ ضروری بات یہ ہے کہ زکام والے مریض سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔

چندہ وقف جدید اور ناصرات

وقف جدید کا دفتر اطفال کا چندہ ناصرات کے لئے ایک لازمی چندہ قرار دیا جا چکا ہے۔ لیکن سال کے آخر پر جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لجنات نے کما حقہ اس طرف توجہ نہیں دی۔ اس لئے تمام لجنات کی صدروں اور سیکرٹریان ناصرات سے التماس ہے کہ وہ فوراً اپنے چندہ کا جائزہ لیں کہ تمام ناصرات نے اپنا سال کا چندہ ادا کر دیا ہے یا نہیں اور وہ مرکزی دفتر کو بھجوایا جا چکا ہے یا نہیں۔ جنہوں نے ابھی چندہ ادا نہیں کیا ان سے وصول کریں اور کوشش کریں کہ آپ کے حلقہ یا گاؤں یا شہر کی کوئی بچی اس میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔ اسی طرح نئی ممبرات یعنی سو روپے دینے والی بچیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس چندہ کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء ہے۔ چندہ کی وصولی کے بعد یہ رپورٹ بھی بھجوائیں کہ آپ نے یکم جنوری ۱۹۸۴ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء تک ناصرات دفتر [illegible] کا کتنا چندہ بھجوایا ہے اور کس کے ذریعہ تا اس کا مرکزی دفتر سے مقابلہ کیا جا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرم مبشر احمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کی وفات کی خبر ایسی اچانک تھی کہ یقین نہیں آتا۔ دل ان کی موت کو تسلیم نہیں کرتا۔ ۱۷ نومبر کے اخبار الفضل میں ان کی وفات کا پڑھ کر بہت دکھ اور صدمہ ہوا۔ اس جانکاہ صدمہ سے دل حزیں اور غمگین تھا۔ آنکھیں پرنم تھیں مگر زبان سے یہی نکلتا ہے۔

سے راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو۔

زندگی اور موت کی کشمکش ہوتی رہتی ہے موت اٹل ہے انسان کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ وہ موت کے آگے بے بس اور مجبور ہے۔ ہر انسان نے اپنی باری پر خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ ہم بھی اپنی باری پر راضی برضا دربار الٰہی میں حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرحوم اپنے حلقۂ احباب میں بہت ہر دلعزیز تھے نہایت مخلص غریبوں کے ہمدرد ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ غریب پرور ملنسار اور ہنس مکھ تھے مہمان نواز اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے کوئی شخص تحقیر کے رنگ میں بات کرتا تو وہ پھر بھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتے تھے۔

جماعتی کاموں میں بڑی گہری دلچسپی لیتے تھے جماعتی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینے والے تھے مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ چندوں کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خدا کی راہ میں سرًّا و علانیۃً خرچ کرنے والے تھے۔ خدا تعالیٰ نے جہاں وسعت مالی سے نوازا تھا وہاں اسے خرچ کرنے میں وسعت قلبی بھی عطا کی تھی۔

۱۹۸۳ء میں خاکسار کو حافظ آباد میں بطور مربی سلسلہ اور صدر جماعت خدمت کا موقع ملا سب سے پہلے میرا تعارف انہیں سے ہوا وقت کے ساتھ ساتھ یہ تعارف بڑھتا گیا۔ مرحوم بہت سی صفات سے متصف تھے۔ خوش اخلاق اور خوش طبع تھے۔ جب بھی ملتے تھے مسکرا کر ملتے تھے لیکن ان سے عمر میں کم ہوتے کے باوجود اگر کوئی بات کہہ دیتا جو انہیں ناپسند ہوتی تو غصہ نہ کرتے۔ ناراض نہ ہوتے بلکہ جماعت کا صدر اور مرکزی نمائندہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ عزت سے پیش آتے تھے بڑے ہی منکسر المزاج تھے۔ لڑائی جھگڑا دنگا فساد سے دور کا واسطہ بھی نہ رکھتے تھے

محترم ڈاکٹر بشیر صاحب دعاگو اور بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے وجود تھے۔ چھوٹے چھوٹے اذکار زبان پر جاری رہتے تھے۔ نماز فجر اور نماز عشاء بڑے اہتمام اور بڑی کوشش سے باجماعت ادا کرتے۔ بچوں کو نماز کی ادائیگی کے لئے اپنے ساتھ لاتے۔ پیشہ کے اعتبار سے بہت مصروف رہتے تھے۔ لیکن جب بھی موقع ملتا نماز باجماعت ادا کرتے تھے مرکزی نمائندوں اور مہمانوں کی بڑی قدر کرتے تھے۔ عزت سے پیش آتے تھے۔ ماہ رمضان میں نماز تراویح کے لئے آنے والے حفاظ کی ہر سال ایک ماہ تک مہمان نوازی کرتے تھے۔ خدا کی راہ میں فراخدلی سے خرچ کرتے تھے۔ مشن ہاؤس اور احمدیہ بیت الذکر کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خاص خیال رکھتے تھے اس لئے خود ہی تحریک کرتے تھے اور خود ہی سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر رقم دے دیتے۔ اپنی جیب سے بیت الذکر کے صحن میں مٹی ڈلوائی اور اس کے بیرونی دروازہ کو ملحقہ سڑک کے برابر اونچا کرایا۔ ان ہر دو کاموں میں زیادہ خرچ اپنی جیب سے ادا کیا۔ بجلی کے پنکھے روغن کروانے تھے اپنے بڑے بیٹے نعیم سے کہا اسے روغن کروا دو لیکن اس کی قیمت اپنی جیب سے ادا کر دی۔ غرض یہ کہ جہاں کہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا موقعہ ملتا ضرور خرچ کرتے تھے۔

ان کی وفات سے حافظ آباد کی جماعت کو بڑی کمی محسوس ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کمی کو دور کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

قارئین الفضل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ جنت الفردوس ان کا ٹھکانہ ہو۔ روح تسکین پائے۔ آمین۔ پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کی وفات سے جو خلاء پیدا ہو گیا ہے وہ جلد پورا کرنے کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر صاحبہ لجنات اماء اللہ ضلع و مقامی

وقفِ جدید کے تحت عشرہ وصولی وقفِ جدید ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر منایا جا رہا ہے۔ تمام صدر لجنات ضلع اور مقامی بھرپور کوشش کر کے اس عشرہ کو کامیاب بنائیں اور کوشش کریں کہ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ وقفِ جدید میں شامل ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ ڈھائی ماہ بیمار رہ کر ۱۹ نومبر ۱۹۸۴ء کی صبح انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اسی روز بعد نماز عشاء محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے البیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحق الٰہی پارک مصری شاہ۔ لاہور)

• خاکسار کے والد محترم میاں عباداللہ صاحب سابق درویش قادیان ۷۴ سال کی عمر پا کر ۷ نومبر ۸۴ء بوقت دس بجے صبح دل کی حرکت بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اگلے روز ۸ نومبر کو نماز ظہر کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کرائی۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تھے روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے نہایت ہمدرد مہمان نواز اور ہر ایک سے حسن سلوک کرنے والے تھے۔ مرحوم محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر کے حقیقی چھوٹے بھائی تھے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

(کرامت اللہ میرزا توحید پارک گنج مغلپورہ۔ لاہور)

محترم برادرم چوہدری محمد نذیر صاحب (سابق لاہور ہاؤس قادیان حال شاہکلاتھ ہاؤس ربوہ) مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۴ء بروز بدھ بوقت ایک بجے دن بعمر ۸۲ سال مختصر سی بیماری کی وجہ سے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے پر رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

برادرم مرحوم نہایت نیک سیرت۔ نماز باجماعت کے عادی تہجد گذار۔ ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھنے والے۔ اور بہت دعائیں کرنے والی ہستی تھے۔ عین عالم جوانی میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ جمعرات کے روز ساڑھے نو بجے آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ جو کہ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

(میاں محمد یوسف سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ)

افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ مکرم قریشی طفیل احمد صاحب اختر آف کراچی مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو دل کے دورہ کی وجہ سے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب (سابق امام لنڈن و ناظر بیت المال) کے داماد تھے۔ مرحوم نے پچپن سال کی عمر پائی۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدیت سے سرفراز ہوئے۔ بلند علمی ذوق رکھتے تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر اپنی فیملی کے ساتھ باقاعدگی سے مرکز میں حاضر ہو کر صحبت صالحین سے مستفیض ہوتے۔ یکم نومبر کو آپ کے بیٹے جنازہ بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ لائے اور رات ہی کو قبرستان نمبر ۲ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتا رہے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

فیشن کے موجد کون ہیں

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"جس طرح اس ظاہری لباس کے فیشن کی ایجاد کے لیے چند لوگ ہوتے ہیں یہ غلط خیال ہے۔ کہ فیشن عام لوگوں کے رواج کا نام ہے۔ بلکہ فیشن کے موجد عام لوگ نہیں ہوتے) اسی طرح روحانی زندگی میں بہت سے لوگوں کی پیروی نہیں کی جاتی۔ بلکہ چند کی۔ اور وہ انبیاء و رسل اور اولیا ہوتے ہیں۔

حیرت ہے کہ لباس میں تو فیشن کی پیروی کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک زمانہ میں غرارہ عورتیں پہنتی تھیں۔ لیکن اگر اب کوئی پہن لے۔ تو دوسری عورتیں اس کا ناک میں دم کر دیں۔ یا ہندوستان میں کئی ٹوپیاں مروج ہیں۔ پنجاب میں ان کا رواج نہیں ہے۔ اگر کوئی پہنے تو لوگ اس پر پھبتیاں اڑائیں۔ غرض لباس میں فیشن مقرر کرنے والے کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ مگر روحانیت میں ایسا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ الٹی جہلاء کی پیروی کی جاتی ہے۔ مثلاً شادی کا معاملہ ہے۔ اگر یہ دیکھا جائے کہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اولیاء نے کیا طریق مقرر کیا ہے۔ تو ان کو زندگی کی مصیبتوں سے نجات ہو جائے۔ مگر لوگ اس کی پابندی نہیں کرتے۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق آتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ (الحشر) مومن کو چاہیئے کہ وہ آج جو کچھ لوگ اس کو کہتے ہیں اس بارہ میں اس کی فکر نہ کرے۔ اگر لوگ آج اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے شادی میں یہ نہیں کیا۔ اور وہ نہیں کیا۔ تو اس کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے کل کو محفوظ کرے۔ اگر آج ہنستا ہے تو کل اس کو رونا پڑے گا۔ تو ایسے ہنسنے کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ نہ اس کا کچھ نقصان ہے۔

پس ..... چاہیئے کہ زندگی کا فیشن مقرر کرنے کے لیے ان لوگوں پر نظر کرے۔ جو اس فن کے ماہر اور واقف ہیں۔ اور وہ انبیاء و رسل اور اولیاء و صلحاء ہوتے ہیں۔ جو شخص اہل فنون کو چھوڑ کر نادانوں کے پیچھے چلتا ہے دکھ اٹھاتا ہے۔ زندگی کو مبارک اور بآرام کرنے کے لیے ان کی ضرورت ہے ورنہ ان کی علیحدگی میں جھگڑتے ہیں۔" (خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۱۳۲)

(مرسلہ:۔ اصلاح وارشاد ربوہ)

عشرۂ وصولی وقفِ جدید۔ مربیان توجہ فرمائیں

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ اور وقفِ جدید کی طرف سے ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر ۸۴ء عشرۂ وصولی منایا جا رہا ہے۔

جملہ مربیان کرام عشرۂ وصولی کو کامیاب بنانے کی سعی فرمادیں۔ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو توجہ دلائیں اور عشرہ کے اختتام پر رپورٹ خاکسار کو بھجوا دیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستہائے دعا

• برادرم مکرم محمد حیات مجوکہ اور عزیزم احسان قادر مجوکہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منور حیات مجوکہ۔ احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب)

• میری امی جان محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ محمد ذکاء اللہ خاں مرحوم کئی روز سے ہائی بلڈ پریشر و دیگر عوارض بیمار ہیں علاج تسلی بخش محسوس نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ سعید احمد۔ سعود آباد کالونی کراچی)

• میرے چھوٹے بھائی ماسٹر عطا محمد صاحب آف کھاریاں کی صحت لمبے عرصے سے خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب کرام میرے عزیز بھائی کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(نذر محمد نذیر گولیکی۔ واقف زندگی۔ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

• مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ میر ضلع ساہیوال کی چھوٹی نواسی بیمار رہتی ہے بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (اللہ بخش صادق۔ ناظم ارشاد

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ یقیناً آپ کے لئے مفید ہے: (منیجر ماہنامہ انصار اللہ، ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کا سالانہ اجتماع ۱۸ اور ۱۹ اگست کو منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز ۱۸ اگست کو صبح دس بجے زیر صدارت محترمہ عزیزہ صاحبہ ہوا۔ تلاوت کلام پاک امۃ الوحید صاحبہ نے کی جس کے بعد عہد دہرایا گیا۔ محترمہ بصیرت صاحبہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ عزیز صاحبہ نے سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام جو کہ اس موقعہ کے لئے بھیجا گیا تھا پڑھ کر سنایا۔

گیارہ بجے تمام ممبرات ایک سکول میں جس کا ہال ریزرو کروالیا گیا تھا۔ لے جائی گئیں جہاں پر کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ ناصرات کو تین گروپ میں تقسیم کیا گیا اور اسی لحاظ سے ان کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

کھیلوں کے بعد تمام ممبرات مشن ہاؤس واپس آئیں۔ جہاں دستکاری کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ سلائی کڑھائی اور بنائی میں انعامات دیئے گئے۔

دینی معلومات کے امتحان میں تمام ممبرات و ناصرات شریک ہوئیں۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد پہلا اجلاس اختتام کو پہنچا۔

۱۹ اگست کو ناصرات کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک سارہ جمیل نے کی۔ نظم سیمی عائشہ نے پڑھی۔ جس کے بعد تقریری و نظم خوانی کے مقابلہ جات ہوئے۔ ڈینش زبان میں بھی تقریری مقابلہ جات ہوئے۔ عنوان تھے "دعا کی اہمیت" اور "سیرت حضرت مسیح موعود" نظم خوانی کے مقابلہ جات کے بعد پروگرام ختم ہوا۔ کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدر صاحبہ نے اختتامی تقریر کے بعد دعا کرائی۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شعبہ جات بیرون)

وقف جدید دفتر اطفال

وقف جدید اور احمدی ماؤں کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۶۶ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی (موجودہ شرح کے مطابق کم از کم ایک روپیہ۔ ناقل) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں **اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں**

آپ وقف جدید کی اہمیت کو سمجھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اہل ربوہ توجہ فرماویں

کم خرچ کراچی کا تحفہ بالانشین

بفضلِ خدا

پلاسٹک کی مصنوعات مکمل ورائٹی میں جدید ڈیزائن خوشنما رنگ ارزاں قیمت۔ نیز باورچی خانہ، ڈرائنگ روم۔ اور باتھ روم کا سامان دستیاب ہے۔

ربوہ میں واحد

ناصر ورائٹی سٹور اقصیٰ روڈ

۔ نزد اقصیٰ چوک ۔

پنجاب سویٹ ہاؤس

عمدہ اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز

بیاہ شادیوں اور ٹی پارٹیوں میں ہماری خدمات حاصل کریں۔ ہر وقتی کی مٹھائی ہمارے پاس موجود ہے۔

منور احمد

رحمت بازار ربوہ

لیٹ داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ائرکنڈیشننگ ٹریڈز میں

لیٹ داخلہ جاری ہے

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

دانتوں مسوڑوں کے کورسز

اردو نام	INTER NATIONAL NAME
اینٹی پائیوریا	Anti Pyorrhea 15-00
اینٹی کریز	Anti Caries 15-00
پائیوریا منجن	Pyorrhea Powder 6-00

تمام کورسز ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں لٹریچر فری

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

(ماہ نومبر ۱۹۸۴ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور خریداران اور ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں پوری احتیاط کے ساتھ بذریعہ ڈاک ہر ماہ بھجوایا جا رہا ہے۔

ماہ نومبر ۱۹۸۴ء کا تشحیذ الاذہان مورخہ ۲۷/۱۱/۸۴ کو خریداران کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔ جن خریداران کو ۱۰ دسمبر ۱۹۸۴ء تک نہ ملے۔ وہ بذریعہ خط اطلاع دے کر رسالہ دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہوار مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

- سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری کتب کو کم از کم تین مرتبہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔
- اراکین مجلس انصار اللہ کے باقاعدہ ماہوار مطالعہ کے پروگرام میں ہر ماہ ایک کتاب رکھی جاتی ہے۔
- زعماء کرام اپنی ماہوار رپورٹ کارکردگی میں باقاعدہ مطالعہ کرنے والے انصار کی تعداد سے آگاہ فرمائیں گے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

۱۔ خاکسار کے بھتیجے عزیزم مشتاق احمد صاحب (حال مقیم فرینکفرٹ جرمنی) ابن محترم برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ ساکن گوہڑ مولوی عبدالسلام عمر ضلع نواب شاہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ صبیحہ کوثر صاحبہ ایم۔ اے بنت محترم ملک محمد رفیق صاحب ساکن ربوہ بعوض مبلغ چالیس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۴ء کو البیت الاقصیٰ ربوہ میں بعد نماز عصر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دین و دنیا کی حسنات و ثمرات اور مسرتوں اور برکات سے معمور فرمائے۔ آمین۔

۲۔ عزیزم خلیل احمد صاحب جو میرے برادر اکبر محترم چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ کے بیٹے ہیں ان کا نکاح مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۸۴ء کو بہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت محترم چوہدری جان محمد صاحب ساکن گوہڑ مولوی عبدالسلام صاحب عمر ضلع نواب شاہ۔ محترم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے مبلغ ۱۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کی کامیابی اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کی دعا کریں۔ عزیزم مشتاق احمد صاحب اور عزیزم خلیل احمد صاحب دونوں چوہدری احمد دین چٹھہ مرحوم (ساکن چک ۱۸۴ آر ضلع بہاولنگر) کے پوتے ہیں۔

نذیر احمد خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ